



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

کیا جن قابو ہو جاتے ہیں؟ اگر ہو جاتے ہیں تو کیا ہم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ہر دو صورت دلیل لکھ دیں۔ بعض اوقات لوگ آتے ہیں کہ ہمارے بچے کو جن ہمٹ گئے ہیں تو اس کا علاج کس طرح کریں، کیونکہ جن کے پاس جن ہیں وہ اس کے ذریعے کچھ کرتے ہیں اور جن نکلتے ہیں۔ لہذا ہمیں ایسے مریضوں کا علاج کس طرح کرنا چاہیے ہم اس جن کو کس طرح حاضر کریں اور اس سے پوچھیں یا علاج نہ کریں اور اس کو جنوں والے کے پاس بھیج دیں۔ اس کے بارے میں مکمل تفصیل تحریر فرمادیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جن اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَأَنجَاكَ فَخَلَقَهُ مِنْ قَتْلٍ مِنْ ثَارٍ أَتَمُّومٍ (۲۷) (الحج)

”اور جنوں کو اس سے پہلے ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔“

وَقَلِّبْنَا نَجَارًا مِنْ نَارٍ مِنْ ثَارٍ (۱۵) (الرحمن)

”اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔“

ایلیس لعین نے کہا تھا:

تَاخِذُونَهُ فَلَقْنِي مِنْ ثَارٍ وَخَلَقْتُهُ مِنْ طِينٍ (۱۲) (الاعراف)

”میں آدم سے بہتر ہوں، کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔“

ان میں سے بعض نیک اور مسلم اور بعض بد اور ظالم:

وَأَمَّا مِنَ الظَّالِمِينَ وَمِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا (۱۱) (الحج)

”ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور کچھ اس سے کم درجہ کے ہیں۔“

وَأَمَّا مِنَ الْمُتَّقِينَ وَمِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا (۱۱) (الحج)

”ہم میں سے کچھ مسلمان اور کچھ بے انصاف ہیں۔“

وَأَمَّا مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَثَّلُوا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَمَثَّلُونَ (۲۹) قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أَنْزَلَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ يَدِي إِلَيْنَا نَحْنُ وَإِلَىٰ عِلْمِ مُسْتَقِيمٍ (۳۰) يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَاجْعَلُوا لَهُ سَمْعًا يَنْفِذَ لَكُمْ مِنْ دُونِكُمْ وَمِنْكُمْ مَنْ عَذَابُ

الْإِيمَانِ (۳۱) وَمَنْ لَدَيْهِ دَاعِيَ اللَّهِ (الاحقاف)

”اور جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو آپ کی طرف لائے، جو قرآن سن رہے تھے، جب وہ اس مقام پر پہنچے تو کہنے لگے۔ خاموش ہو جاؤ، پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ ڈرانے والے بن کر اپنی قوم کے پاس لوٹے۔ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ حق اور صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مان لو اور اس پر ایمان لے آؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک عذاب سے بچالے گا۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں اسے عاجز نہیں کر سکتا۔“

قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ يَتَّبِعُنَا مِنْكُمْ الْمُحْسِنُونَ (۱) (الحج)

”کیسے مجھے وحی ہوئی کہ جنوں کے گروہ نے (قرآن) غور سے سنا، پھر کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔“

جن جنوں اور انسانوں کو بسا اوقات نفع و نقصان بھی پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَأَنذَرْنَا رِجَالًا مِّنَ الْإِنسِ يُؤَدُّونَ رِجَالًا مِّنَ النَّجَىٰ فَرَأَوْهُمْ زَبَقُوا (النجم)

”اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں کے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے جنوں کے غرور کو بڑھا دیا تھا۔“

وَلَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَجِيٍّ ذُرِّيًّا طِينًا إِنَّهُ يَأْتِيهِمْ يَوْمَئِذٍ مِّنْ غَيْرٍ مَّا يَحْتَسِبُونَ (الانعام)

”اسی طرح ہم نے شیطان سیرت انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا جو دھوکہ دینے کی غرض سے کچھ خوش آئند باتیں ایک دوسرے کو پھونکتے رہتے ہیں۔“

يَا مَعْشَرَ النَّجِيِّ هَذَا اسْتَفْزَمَ مِّنَ الْإِنسِ وَقَالَ أُولِيَاؤُهُم مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَفْتِنَا بَعْضُ (الانعام)

”اے گروہ جن! تم نے بہت سے آدمیوں کو (اپنا تابع) بنا رکھا تھا اور انسانوں میں سے جنوں کے دوست کہیں گے، ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے خوب فائدہ اٹھایا، حتیٰ کہ وہ وقت آگیا جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ اللہ فرمائے گا: تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے۔“

جن سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وَالشَّيَاطِينُ كُلٌّ يُنَادُّهُ غَوَاةٍ (ص)

”اور شیطان بھی مسخر کر دیے جو سب معمار و غوطہ زن تھے اور کچھ دوسرے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔“

نیز فرمایا :

وَمِنَ النَّجِيِّ مَن لِّقُلُوبِهِ بَأْسٌ يَّذُنُ يَافُونَ رَبَّهُ وَمَن يَرْفَعْ مَغْنَمًا مِّنْ أَمْرٍ بَانَدَهُ مِّنْ عَذَابِ السَّعِيرِ (ص)

”اور بعض جن اپنے رب کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے اور ان میں سے کوئی ہمارے حکم سے سرتابی کرتا تو ہم اسے بھڑکتی آگ کے عذاب کا ذائقہ چکھاتے جو سلیمان چاہتے وہی جن ان کے لیے بناتے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جن کو پکڑنے کا ارادہ فرمایا، بلکہ اسے پکڑنے پر قادر ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی تو آپ نے اسے رو دیا۔“ (بخاری کتاب التفسیر، سورۃ: ص)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک جن کو دو راتیں پکڑ کر بھڑکھڑکتے رہے وہ ان کو آئینہ کرسی بتا گیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الوکالہ، باب إذا وکل رجلاً فترک الوکیل شیئاً)

باقی جنوں کو قابو کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کے دعویٰ کا مجھے علم نہیں کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے، کوئی جنوں سے تعارف و واقفیت رکھنے والا ہی بتا سکتا ہے، اس فقیر الی اللہ الغنی کا تو جنوں کے ساتھ کوئی تعارف نہیں۔ واللہ اعلم۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص